چہ گویم با تو گرآئی بہ دار قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۹ — معہ ضمیمہ درس قرآن شریف

مورخہ ۲۰ شوال ۱۳۲۷؁ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ نومبر ۱۹۰۹؁ء مطابق ۲۰ کاتک ۱۹۶۶؁

نمبر ۱ — پیشگی چار روپے

سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الاماں ہمارا جنت نشان ہمارا

مژدہ

درثمین حصہ دوم

تمام وہ اردو فارسی نظمیں جو حضرت اقدس نے یوم الوصال تک اپنی کتب مطبوعہ میں درج فرمائیں اور درثمین حصہ اول میں شائع نہیں ہوئیں وہ درثمین حصہ دوم میں چھپ گئی ہیں۔ چار آنے قیمت مقرر کی گئی ہے احباب جلد منگوائیں کیونکہ بہت تھوڑی تعداد میں چھاپی گئی ہے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا پانچ نسخوں کے اکٹھے خریدار کو محصولڈاک معاف ہوگا لیکن نفیس موازی ارزنہ خریداری ہوگی۔

براہین احمدیہ صرف دو روپے میں

مکمل براہین احمدیہ ہر چہار جلد جس کے ساتھ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح بھی لگائے گئے ہیں تھوڑے سے نسخے ہمارے پاس ہیں جو کہ عارضی نسخہ کے حساب بکتے جاتے ہیں محصولڈاک بذمہ خریدار۔ مجلد کی قیمت عہ ہے مگر مجلد کے نسخے بہت ہی کم ہیں درخواست کے ساتھ قیمت پیشگی آوے یا کم از کم ۸ آنے کے ٹکٹ تو بہت ہی بہتر ورنہ وی پی نہ ہوگا جو صاحب محصولڈاک بچانا چاہیں وہ مبلغ عہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں ان کے واسطے ایک نسخہ بطور امانت الگ رکھدیا جاویگا اور کسی کے ہاتھ دستی ارسال کیا جاویگا۔ درخواستیں جلد آویں۔

مینیجر اخبار بدر۔ قادیان

خطبہ جمعہ

۲۹ اکتوبر کو جمعہ کے خطبہ میں حضرت امیر المومنین نے

- -

- -

- - - فرمایا کہ ان چار آیتوں میں جو پہلی آیت ہے اس میں ایک غلطی کی اصلاح ہے جو نہ صرف چھوٹوں میں پائی جاتی ہے بلکہ بڑوں میں بھی۔ اور وہ یہ ہے کہ مستحق کرامت گناہ گار را نندہ کا مصرعہ زبان پر رہتا ہے جس نے بہت لوگوں کو بیباکی کا سبق دیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اولٰئک یرجون رحمۃ اللہ رحمت الٰہی کے مستحق تو وہ لوگ ہیں جن میں یہ اوصاف ہوں اول ایمان باللہ یعنی یہ یقین ہو کہ تمام خوبیوں سے موصوف اور تمام نقصوں سے منزہ ذات اللہ کی ہے پھر ملائکہ پر ایمان ہو یعنی ان کی تحریک پر عمل کیا جاوے۔ پھر کتب اللہ پر ایمان ہو قرآن پر ایمان ہو یوم آخرۃ پر ایمان ہو صرف عذاب القبر حق ہی نہ کہے بلکہ رحمت القبر حق بھی تقدیر (یعنے ہر چیز کے اندازے اللہ تعالیٰ نے بنا رکھے ہیں) پر ایمان ہو پھر اس ایمان کے مطابق عملدرآمد بھی ہو عیسائیوں نے دہوکہ دیا ہے اور وہ یہ سوال کرتے ہیں کہ نجات فضل سے ہے یا ایمان سے یا عمل سے ہمارا جواب یہ ہے کہ نجات فضل سے ہے کیونکہ قرآن شریف میں ہے۔ احلنا دار المقامۃ من فضلہ۔ مگر اس فضل کا جاذب ایمان ہے اور جیسا کسی کا ایمان مضبوط ہے اسکے مطابق اس کے عمل ہوتے ہیں اسی واسطے یہاں آمنوا کا ذکر فرمادیا کیونکہ اعمال ایمان کے ساتھ لازم ملزوم ہیں۔ چنانچہ اس ایمان کا ایک نشان ظاہر کیا ہے کہ تمام مقدمات کی بنا ہوتی ہے مگر جب انسان ایمان میں کامل ہوجاتا ہے تو پھر وہ خدا کے لئے اس زمین کو بھی چھوڑ دیتا ہے یعنی ہجرت کیونکہ کسی چیز کو اللہ کے لئے چھوڑ دینا بہت بڑا عمل صالح ہے پھر فرمایا۔ ایمان کا مقتضی اس سے بھی بڑھ کر ہے وہ کیا۔ جاھد وا فی سبیل اللہ۔ یعنی اس کا مال اس کی ذات اس کا علم اس کا فہم اس کی محبت اس کی عداوت اس کا سونا اور اس کا جاگنا غرض کردار۔ گفتار۔ رفتار سب کے سارے اس کوشش میں ہوں کہ میرا مولیٰ مجھ سے راضی ہو جاوے۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ قدوس ہے اس کا مقرب نہیں بن سکتا مگر وہی جو پاک ہو انسان بے شک کمزور ہے اللہ وہ غلطیوں کو بخشنے والا ہے۔ مگر اپنی طرف سے کوشش ضروری ہے مومن میں استقلال وہمت ضروری ہے یہ غلط خیال ہے کہ بہوتے پنچ اور قوت مقابلہ کیا جب ان کا جتھا ہوگیا۔ حضرت نوح کے جتھے کا کیا حال تھا نما آمن معہ الا قلیل۔ جب آپ کو مقابلہ کی ضرورت پڑی تو ایک جملہ سے وہ کام لیا جو کل دنیا کی فوج نہیں کر سکتی۔ یعنی لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا۔ حضرت موسیٰ کیسی حالت میں تھے فرعون نے کہا وھو مھین یکاد یبین۔ ان کی تمام قوم غلام تھی مگر ایک آواز سے سب کام کروالیا۔ واشدد علیٰ قلوبھم فلا یؤمنوا حتیٰ یروا العذاب الالیم۔ نبیوں کو خدا کے پاک لوگوں کو جتھوں کی کیا پرواہ ہے۔ انبیاء کے نزدیک ایسا خیال شرک ہے۔ میں تمہیں دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہوں تم یوں سمجھو کہ دعاؤں کے لئے پیدا کئے گئے اور یہی دعائیں تمہارے سب کام سنوار دینگی۔

(بدر پریس قادیان پسران میاں معراج الدین عمر پروپرائٹرز وپبلشرز و پرنٹرز کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھپکر شائع ہوا)

(کتبہ غلام محمد حسین احمدی)

امام زین العابدین کے بیٹے زید نے اپنے بھائی امام محمد باقر کی امامت سے انکار کیا ہے اور ہزار ہا شیعیان کوفہ زیدیہ بن گئے۔ دیکھو اثنا عشریہ شیعہ کہلا کر تم نے صدر اول کے شیعون کو بھی بد نام کیا۔ اچھے وارث ہوئے ہو۔

لیکن دیکھو الحمد للہ اہل سنت والجماعت کو ان مشکلات کا سامنا نہیں ہے ان کے ہان امامت محدود و مخصوص نہیں ہے بلکہ ان کے ہان ہر صدی کے آخر پر ایک مجدد دین کی بعثت کی بشارت ہے اور یہ قرین عقل بھی ہے۔ مشاہدہ بھی ۱۳ سو برس سے ہوتا آیا ہے اور انشاء اللہ اسی طرح قیامت تک ہوتا جائیگا اور کبھی ان کو امام وقت کی تلاش مین کنوئین جھانکنے نہ پڑین گے بلکہ امام وقت خود موید من اللہ ہو کر مخلوق خدا کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کر کے اپنے وجود بابرکت اتمو کو اپنی مبارک تعلیم اور روحانی کشش سے آفتاب کی طرح جلوہ نما کرتا ہے جیساکہ اس زمانہ مین اس چودہوین صدی کے راس پر حضرت مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ بتائید الٰہی مبعوث ہوئے اور ۲۲ برس تک بڑے زور شور سے تبلیغ فرماتے رہے اور تمام روئے زمین مین اپنا مشن ظاہر کر کے ہزاران ہزار بندگان خدا کو سچے اسلام کا نورانی چہرہ دکھلا گئے۔ اس وجہ سے ہم کہہ سکتے ہین کہ اصل امامیہ اہل سنت ہین کیونکہ وہ بعد وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آج تک ہمیشہ ہر زمانہ مین ایک نہ ایک امام کے مقلد ہوتے آئے ہین اور آیندہ بھی ہوتے رہین گے برخلاف اثنا عشریہ کے کہ امامت کو بارہ پر محدود و مخصوص کر دیا ہے اور آخری امام کو برائے نام زندہ رکھنے کے لئے گہرے کنوون مین بٹھا رکھا ہے اب مزید طوالت کو چھوڑ کر راقم آثم نفس مضمون کی طرف رجوع کرتا ہے۔

تعریف شیعہ - شیعہ کی تعریف - آج سے پیشتر ۱۰۰ ۳ برس کا ایک شیعہ متکلم یون تحریر کرتا ہے۔ "اما شیعہ کسے است کہ خلیفہ بحق بعد از پیغمبر صلوات اللہ علیہ۔ امیر المومنین علیہ السلام داند وسنی کسے است کہ ابوبکر را داند و امامیہ اثنا عشریہ از شیعہ ایدہم اللہ تعالیٰ جمیع اند کہ قایل بہ دوازدہ امام اند" دیکھو مجالس المومنین صفحہ ۳ یعنی شیعہ وہ ہے جو حضرت علی کو بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ بحق جانے اور سنی وہ جو ابوبکر کو جانے اور امامیہ اثنا عشریہ شیعون مین سے وہ مین جو بارہ اماموں کے قائل ہین۔ اسی کتاب مین شیخ امیر رکن الدین جو ساتوین صدی ہجری مین ہوئے اور جن کو مولف کتاب سلطان التابعین کر کے لکھتا ہے ۔۔۔ سے مہدی کے وجود کے منکر تھے۔ فاضل مولف ان کی طرف سے جوابدہی کرتے ہوئے تحریر کرتا ہے کہ گیا ہوا جو وہ محمد بن الحسن العسکری کے وجود کے منکر تھے۔ پھر بھی وہ شیعہ تو تھے۔ چنانچہ لکھتا ہے "و بر تقدیر تسلیم مے گوئیم انکار وجود محمد بن الحسن العسکری علیہ السلام منافی تشیع تشیع نیست چہ بعضے از طوائف شیعہ حتیٰ جمع از امامیہ قائل بہ دوازدہ امام کہ یکے از ایشان محمد بن الحسن العسکری است۔ نیستند۔ چہ مناط تشیع بر اعتقاد آن ست کہ بعد از پیغمبر خلیفہ بحق بلا فصل امیر المومنین علی بن ابی طالب است۔ چنانچہ در صدر کتاب مذکور شد" دیکھو مجالس صفحہ ۳۱ مجلس ۶۔

اب شیعہ کے چند مشہور فرقون کی تفصیل مشہور امامیہ فلاسفر عبدالرزاق لاہجی کی کتاب گوہر مراد سے اردو مین ترجمہ کر کے لکھی جاتی ہے۔

شیعہ کے سب فرقے جناب علی کے بعد امام حسن کی امامت پر متفق ہین اور ان کے بعد امام حسین کی امامت پر اور اسی طرح شیعہ کے نزدیک جناب علی سے نص متواتر ہے امام حسنؑ کی امامت پر اور امام حسنؑ سے امام حسین کی امامت پر حسین بن علی کی۔ جیساکہ آپ نے حسین کی نسبت فرمایا ہے۔ حدیث۔ ھذا امام بن امام اخو امام ابو ائمۃ تسعۃ تاسعھم قائمھم - ترجمہ - یعنے حسین امام ہے بیٹا امام کا بھائی امام کا - باپ نو امامون کا جن مین سے نوان قائم ہوگا (یعنی امام مہدی) اور بعد حسین کے شیعہ مختلف ہین بعضے قائل ہین محمد ابن علی مشہور بہ حنفیہ کی امامت کے اور ان کو کیسانیہ کہتے ہین اور دوسرے شیعہ قائل ہین امام زین العابدین علیہ السلام کی امامت کے بعد اس کے بعضے قائل ہین امام زین العابدین کے بیٹے زید کی امامت کے اور انکو زیدیہ کہتے ہین حالانکہ دوسرے شیعہ ان کے دوسرے بیٹے امام محمد باقر کی امامت کے اور شیعون مین سے جو فرقہ امام کی عصمت اور ہر زمانہ مین ایک امام معصوم کے وجود کو ضروری جانے اس کو امامیہ کہتے ہین تو کیسانیہ اور زیدیہ کو جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے امامیہ نہین کہین گے بلکہ غیر امامیہ کہینگے اور امامیہ بعد امام محمد باقر کے قائل ہین۔ امام جعفر صادق کی امامت کے اور بعد امام جعفر صادق کے اختلاف ہے بعضے وقف کرتے ہین۔ امام جعفر پر اور بعد ان کے کسی کی امامت کے قائل نہین ہین اور انکو حی اور غائب مانتے ہین اور کہتے ہین کہ مہدی موعود وہی ہین اور ان کو ناؤسیہ کہتے ہین اور بعضے قائل ہین جعفر بن اسمٰعیل کی امامت کے اور انکو اسمٰعیلیہ کہتے ہین۔ اور بعضے قائل ہین علی بن جعفر کی امامت کے جن کو فطحیہ کہتے ہین حالانکہ دوسرے قائل ہین موسیٰ کاظم کی امامت کے۔ اور قائلین امامت موسیٰ م بعضے وقف کرتے ہین موسیٰ پر اور ان کے بعد تجاوز نہین کرتے ہین اور موسیٰ کو امام حی اور غائب اور مہدی موعود جانتے ہین ایسے شیعون کو واقفیہ کہتے ہین اور دوسرے قائل ہین علی بن موسیٰ کی امامت کے اور بعد ان کے محمد بن علی کی امامت کے (یعنی محمد عسکری) اور بعد ان کے محمد بن عسکری القائم المہدی کی امامت کے اور اس کو حی م غائب اور مہدی موعود مانتے ہین اور وہ بارہ امامون کا بارہوان امام ہے ایسے شیعون کو اثنا عشریہ کہتے ہین۔ دیکھو گوہر مراد فصل دہم

باب سوم مقالہ سوم۔

اے شیعہ اثنا عشریہ تمہارے علمار اپنی کتابون مین سقیفہ کے دن صحابہ کے اجماع خلافت جناب صدیق رضؓ پر اپنا سارا زور علمیت لگا کر اجماع مذکور کے خلاف عجیب عجیب روایات و دلائل پیش کرتے ہین لیکن افسوس ہے کہ اپنے ائمہ کی خلافت کے متعلق جو انہون نے اجماع تجویز کیا ہوا ہے اور جس کو وہ قطعی اور ثابت شدہ ظاہر کرتے ہین کبھی غور نہین کیا کہ یہ اجماع کہان تک مجمع علیہ ہے جیساکہ عاجز راقم نے گوہر مراد کی اصلی عبارت سے ترجمہ کر کے ہدیہ ناظرین کیا ہے۔ صریحاً ظاہر ہوتا ہے کہ بعد امام حسین علیہ السلام کے ہر ایک امام کے متعلق شیعون مین باہم اختلاف ہے ہر ایک فرقہ اپنے امام کو آخری امام اور حی اور غائب اور مہدی موعود مانتا ہے اور اسی طرح تم اثنا عشریہ محمد بن عسکری علیہما السلام کو ... مہدی موعود مانتے ہو تو ایک منصف مزاج متلاشی حق کو تعجب ہوتا ہے کہ ان مین سے کس کو سچا مہدی موعود تسلیم کیا جاوے۔ جس صورت مین کہ امام زین العابدین علیہ السلام کے وقت سے مسئلہ امامت مین تمہارے ہان اختلاف شروع ہو گیا جو تقریباً سنہ ۶۱ھ مین واقع ہوا اور حضرت علی کے فرزند ارجمند محمد حنیفہ امام زین العابدین کے دعویٰ امامت کو اٹھ کھڑے ہوئے اور ہزارون شیعیان علی ان کے پیرو ہو گئے اور اسی طرح ان کے بعد زید شہید نے امام باقر کے مقابلہ مین دعویٰ امامت کیا اور پھر ہر ایک امام کے پیرو اس کو حی اور غائب اور مہدی موعود مانتے آئے۔ اور یہ دعاوی اس زمانہ مین نہایت شہرت پذیر ہوتے رہے تھے تو تمہارے اعتقاد کے بموجب از روئے قرآن و احادیث تو صرف ایک مہدی موعود ہونا تھا۔ جو بارہوان امام محمد بن عسکری تھا جن کی ولادت بقول قاضی نور اللہ شوستری سنہ ۲۵۵ ہجری مین ہوئی۔ پھر تمہارے بزرگون نے دوسرے فرقون کو کیون اپنے آخری امام اور سچے مہدی موعود کے پیدا ہو جانے پر جن کی نسبت علامہ حائری غایۃ المقصود مین ایک روایت لکھتا ہے کہ پیدا ہوتے ہی ان کو ملائکہ عرش پر اٹھا لے گئے اور دیگر بیسیون خوارق ظاہر ہوئے جو متواتر ثابت ہین ملزم نہ گردانا اور ان کو ان واقعات عجیبہ پر شاہد اور گواہ نہ قائم کیا۔ کیا تم لوگ اپنے مہدی کی ولادت اور غیبت صغریٰ اور غیبت کبریٰ کا ثبوت سنی مورخین سے قطع نظر اپنے گھر کے ہی شیعہ فرقون مین سے کسی گروہ کی کتب سے پیش کر سکتے ہو ہرگز نہین۔

تم نے اپنی ساری عمر اصحاب ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عیب جوئی اور نکتہ چینی اور مطاعن جمع کرنے پر صرف کر دی اور اپنے آپ کو خالص و مخلص مومن خیال کرتے رہے اور اپنے ائمہ کو انبیاء کرام سے بھی بڑھا کر کہان سے کہان تک پہونچا دیا۔ لیکن افسوس ہے کہ تم نے اپنے عقائد کی تحقیق و تصدیق کبھی کی ہی نہین۔ کیا اپنی

صداقتون اور واقعات کے بل پر تم نے صحابہ کی عیب شماری کا ...... ٹھیکہ لیا ہوا ہے جن کی اسلامی خدمات کا تیرہ سو برس سے چار دانگ عالم مین ڈنکا بج رہا ہے جن کی سچی جانفشانیون کے صدقے سے حرمین شریفین کی حرمت اور احترام قائم ہے جن کی عقد ہمت سے مشرق سے مغرب تک خورشید اسلام کی کرنین جاپہونچین جن کی بروقت مساعی جمیلہ کی برکت سے قرآن جیسی مبارک کتاب آج تک محفوظ چلی آتی ہے ایسے جان نثاران خدا و رسول کی للٰہی خدمات کو معمولی اور خفیف خیال کر کے جن کے زندہ آثار کو نہ کوئی مٹا سکا اور نہ مٹا سکتا ہے نہ کوئی مٹا سکے گا جن ائمہ کرام کو تم حجۃ اللہ اور آیات اللہ اور مثل نصاریٰ ازلی ابدی مانتے ہو اور ان کے فضائل بیان کر کر کے نصاریٰ کو بھی مات کر دیتے ہو ان کی صداقت کا کوئی ثبوت بھی تمہارے ہاتھ پلے ہے؟ اور ان کے کارہائے نمایان کی کوئی تشریح و تفصیل بھی تمہارے پاس ہے؟ بلکہ ان کے وجود کے ہست و نیست کا کوئی نشان یا ثبوت بھی تبلا سکتے ہو؟ ہرگز نہین ہرگز نہین۔ جب صورت حال یہ ہے تو تم کو لازم ہے کہ اس سے بعد اپنے باطل اور خیالی عقائد سے توبہ کر کے اہل سنت والجماعت بھائیون کے ساتھ شیر و شکر ہو جاؤ۔ تمہارے صدیون کے اختلاف نے وحدت اسلام کو بہت صدمہ پہونچایا ہے اس سے زیادہ خدا کیواسطے صدمہ نہ پہونچاؤ۔ نظر انصاف سے دیکھو تو ہم تم مین کوئی اصلی اختلاف نہین ہے محض اہل غرض کی شرارت سے تم ہم سے بدگمان ہوتے رہے ہے۔ جس طرح مذہب اسلام کل مذاہب کا جامع اور متمم ہے اسی طرح اہل سنت والجماعت کل اسلامی فرقون کا پہلا اور آخری مذہب ہے۔

اگر اسلامی سلطنت ہوتی اسلامی مملکت ہوتی بیرونی مخالفین اسلام کے حملون سے ہم محفوظ ہوتے تو تمہاری اور بھی ناز برداری کرتے مگر پنجاب و ہندوستان مین تو معاملہ ہی دگرگون ہو چلا ہے۔ مخالفین نہ صرف ہمارے مذہب بلکہ ہمارے مال و جان کے بھی دشمن ہو رہے ہین بس ایسے نازک اوقات مین تمہارا پہلا فرض یہ ہے کہ صدیون کے بغض و کینون کو اپنے سینون سے نکال کر اپنے برادران امت کی ساتھ سچے دل سے صلح کرو۔ ورنہ یاد رکھو کہ تمہارے باطل عقیدون غیر معمولی طور پر قلع قمع کیا جاویگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور آخر تم کو وناً و کرہاً حق کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑے گا۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

خاکسار خادم حسین احمدی بھیروی۔

پہلا سوال = لانبی بعدی کی تشریح - دوسرا سوال ابوداؤد مین ہے ...س مِنی و بین عیسےٰ نبی۔ وانہ نازل - کے کیا معنے۔ تیسرا سوال - معراج مین آنحضرت نے حضرت عیسےٰ سے سوال کیا تو انہون نے کہا قیامت سے پہلے مین خود دنیا مین جاؤنگا۔ یہ خدا کا وعدہ میرے ساتھ ہے اس سے کیا مراد ہے۔

ان تین سوالون کے جواب

"یہ مضمون علامہ نورالدین زید مجدہ کے شاگرد رشید مولوی روشن علی صاحب نے لکھا ہے۔ حافظ صاحب اپنے واجب التعظیم اُستاد کی طرح جو کچھ لکھتے ہین۔ مختصر جامع اور مدلل لکھتے مین۔ مین امید کرتا ہون کہ یہ تحریر موجب دلچسپی ناظرین ہوگی۔"

حضرت مرزا صاحب کی مسیحیت کے اثبات کے لئے پہلے اس امر کا ذکر ضروری ہے کہ آیا بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی مدعی نبوت یا رسالت کا ہونا ممکن ہے یا نہین۔ نبوت اور رسالت سے ہماری مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہونا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کی وجہ سے بطور نیابت و ظل کے عہدہ نبوت حاصل کرنا نہ یہ کہ بدون اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی نئی شریعت کا رواج دینا۔

پہلے اس امر کے اثبات کے لئے سورۃ فاتحہ کی دُعا ہے (۱) اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ یہان دو امر کا جاننا ضروری ہے ایک یہ کہ انعام کن لوگون پر ہوا۔ دوم یہ کہ انعام کیا چیز ہے۔ انعام والے تو بنی اسرائیل مین جن کا ذکر یٰبنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم۔ سورہ بقرہ رکوع ۵ مین ہے۔ اور انعام کی تفصیل واذ قال موسیٰ لقومہ یٰقوم اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکاً۔ سورہ مائدہ رکوع ۴ مین ہے۔ پھر خلاصہ دعا فاتحہ کے مقصود کا یہ ہوا۔ کہ ہمین سلطنت بخش اور ہم مین انبیاء مبعوث فرما۔ اور آیۃ دوم۔ جس سے انبیا کا آنا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی ثابت ہوتا ہے وہ یہ ہے۔ یٰبنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی۔ سورہ اعراف رکوع ۴۔ یہ نہ کہا جاوے کہ مراد اس سے وہ بنی آدم ہین جو کہ آدم کے وقت مین تھے اس سے آیت کا نسخ لازم آتا ہے اور ایسی تخصیص کے جواز سے تمام تکالیف شرعیہ کا اٹھا دینا جائز ٹھہرتا ہے کیونکہ جہان کوئی آیت حکم کی آئی تو کہدیا کہ یہ مخصوص بزمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آیت ثالث جس سے کہ انبیاء کا مبعوث ہونا اس اُمت مین ضروری ہے۔ آیت یہ ہے۔ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً ومن کفر بعد ذٰلک فاولٰئک ہم الفاسقون اس آیت شریف کی چار غرضین ہین - (۱) یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفے ہون گے (۲) یہ کہ اسی طرح پر ہون گے جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوئے (۳) یہ کہ اس اُمت سے ہون گے نہ باہر سے (۴) یہ کہ ان کی غرض آنے کی کیا ہوگی۔

غرض اوّل کے اثبات کی دلیل لفظ لیستخلفنہم ہے جو کہ فعل مضارع موکد بہ لام تاکید و نون تاکید ہے۔ جو کہ محل قسم مین واقع ہوا کرتا ہے یعنے اس سے وہ فعل بیان کیا جاتا ہے جس کا کرنا ایسا ضروری ہو جیسا کہ اس فعل کا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جس پر کہ قسم کھائی جاوے اور اس فعل کا ظہور کیون نہ ہو۔ جبکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور ان اللہ لا یخلف المیعاد سچ ہے۔ غرض دوم کا ثبوت کما استخلف الذین من قبلہم ہے۔ اس کے معنے ہین۔ اسی طرح پر کہ جس طرح کہ خلیفہ بنایا ان کو جو امت محمدیہ سے پہلے تھے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلفاء سلاطین بھی تھے۔ اور انبیاء بھی تھے۔ پس انبیاء اور سلاطین کا ہونا حسب ضرورت اس امت مین بھی ضروری ہے۔ اگر اس تشبیہہ پر ایمان نہ رکھا جاوے۔ تو کما استخلف الذین من قبلہم کا لفظ آیت شریف مین لغو ہو جاتا ہے جس سے کلام اللہ مبرا ہے۔ غرض سوم۔ کا پتہ لفظ منکم سے لگتا ہے یعنے وہ خلفاء جو کہ اللہ تعالیٰ مثل خلفا بنی اسرائیل کے مبعوث فرمائیگا۔ وہ تم مین سے ہون گے نہ تمہارے غیر سے۔ غرض چہارم۔ دو جملون مین اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے۔ ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا۔ یعنی ضرور ضرور پختہ کریگا اللہ تعالیٰ غالب کریگا اور مضبوط کریگا اس دین کو جو کہ پسند فرمایا ہے امت محمدؐ کے لئے اور ضرور ضرور بدل دیگا ان کی حالت خوف کو ساتھ امن کے۔ غرضین دو بیان فرمائی ہین۔ ایک مضبوطی و غلبۂ دین۔ دوم۔ ازالہ خوف۔ چونکہ خلفاء دو قسم کے ہین۔ ایک سلاطین اور ایک انبیاء۔ اس واسطے غرضین بھی دو رکھی ہین۔ یہ بات ظاہر ہے کہ انبیاء کا کام جو کہ خلفاء ہوتے ہین ان کا یہی کام ہے کہ اپنے متبوع کے دین کے عقائد اور اعمال اور اخلاق کی حفاظت کرین اور ان کو مضبوط کرین اور اس پر جو حملہ مخالفین کی طرف سے ہو اس کو ہٹائین اور سلاطین کا یہ کام ہے کہ حفاظت نفوس و اموال و اعراض کرین اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے دو غرضین بیان فرمائی ہین۔ پس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے زمانے کے بعد معاً مخالفین کا حملہ بلکہ آپ کی زندگی مین ہی جانون۔ مالون۔ عزتون پر شروع ہوا۔ جس کو ہٹانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے سلطنت کا انعام امت محمدیہ پر کیا اور جس زمانہ تک اور جس قدر وہ حملہ بڑھتا گیا اسی قدر سلطنت مین ترقی ہوئی لیکن اس زمانہ مین کوئی جان و مال عزت پر حملہ نہین کرتا بلکہ عقائد اور ...... اعمال اور اخلاق پر دھوان دھار حملے ہو رہے ہین اس واسطے ضرورت نبوت ہے۔ جو کہ ان حملون کو دفع کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام ہو۔

اگر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے خلفاء نہ ہوں۔ جو کہ انبیاء ہوں تو اس سے قرآن شریف کے تمام قوانین ٹوٹ جاتے ہیں جن میں کہ اللہ تعالیٰ نے انعام کے وعدے فرمائے ہیں اور نصرت کے وعدے فرمائے ہیں۔ مثلاً یوسفؑ۔ موسیٰؑ۔ ہارونؑ۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ الیاسؑ لوطؑ وغیرہ۔ جس قدر انبیاء کا ذکر قرآن شریف میں کیا گیا ہے سب کے ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ انا کذلک نجزی المحسنین ہم تو ایسا ہی بدلا دیتے ہیں۔ نیکو کاروں کو۔ پس اگر ایک بھی ایسا وجود امت محمدیہ میں جائز نہ کہا جاوے تو یہ قرآن شریف کا بارہا فرمانا کہ ہم بھی بدلا محسنوں کے دینے کے لئے تیار ہیں اور دیتے ہیں بالکل بے معنی ٹھہرتا ہے۔ ونعوذ باللہ من ذلک۔

دوسرا یہ بھی یاد رہے کہ حضرت مسیحؑ چونکہ خلیفہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مبعوث الیٰ بنی اسرائیل تھے وہ اس امت میں خلیفہ بن کر نہیں آ سکتے۔ اول تو اس لئے کہ وہ وفات شدہ ہیں اور موتیٰ کا رجوع قیامت میں ہے۔ دوم منکم کا لفظ ان کے آنے کو رد کرتا ہے سوم کما استخلف الذین من قبلہم کا لفظ آپ کے آنے کو جائز نہیں ٹھہراتا کیونکہ ہر ایک خلیفہ محمدی شبیہ ہے خلیفہ موسوی سے۔ اور مشبہ اور مشبہ بہ میں غیریت ممنوع ہے۔ زیدٌ کالاسد۔ اسی وقت کہہ سکتے ہیں کہ زید نوع اسد سے بالکل الگ ہو ورنہ تشبیہ لغو ہے چہارم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے پانچ باتیں ایسی دی گئی ہیں کہ مجھ سے پہلے وہ کسی نبی کو نہیں مل سکتیں (۱) یہ کہ نبی خاص خاص قوموں کی طرف بھیجے جاتے تھے اور میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ پس جبکہ مسیح ابن مریم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوئے ہیں۔ تو آپ کا بھی تمام لوگوں کی طرف رسول بن کر آنا ممکن نہیں اور اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جابجا فرمایا ہے۔ کہ رسولًا الیٰ بنی اسرائیل۔ مثلاً لبنی اسرائیل کہ مسیح کو ہم نے بنی اسرائیل ہی کی طرف رسول بنایا ہے اور انہی کے لئے اس کو اسوہ بنایا ہے اور انہی کے لئے مقرر کیا ہے پس اگر وہ دنیا میں دوبارہ آویں یا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت کو توڑیں۔ یا وہ صرف بنی اسرائیل کے لئے آویں اگر وہ بنی اسرائیل کی طرف آئے تو ہمارا ان کے ساتھ کیا تعلق ہے اور اگر ہماری طرف آئے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت کیا رہی اور یہ قول کس طرح صحیح ہوا کہ یہ میری خصوصیت ہے کہ میں تمام لوگوں کی طرف رسول بنا یہ شرف اور کسی نبی کو نہیں دیا گیا جو کہ مجھ سے پہلے ہوئے اس قرآنی بیان کے مقابل میں مخالفین دو عذر پیش کرتے ہیں۔ اول آیت خاتم النبیینؐ۔ دوم۔ حدیث لانبی بعدی۔ ہم کہتے ہیں کہ ان کا استدلال صحیح نہیں کیونکہ آیت مقام مدح میں ہے اور یہ کوئی مدح نہیں کہ یوں کہا جاوے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کیا ہے وہ نبوت کے درخت کا بیخ و بنیاد سے اکھڑنا ہے یا یہ کہ آپ کا وجود یا بعثت ایسے ہیں کہ آئندہ کے لئے انعام نبوت سے باوجود ضرورت نبوت کے مخلوقات کو محروم کرتے ہیں آیتوں کے لفظوں کی طرف نگاہ کی جاوے تو لفظ ہے خاتمؐ۔ جس کے معنے مہر کے ہیں۔ تو خاتم النبیین کے معنے کیا ہوئے کہ مہر ہیں نبیوں کی۔ اس سے یہ کہاں پتہ لگا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں پھر انہیں سے سارے نبی کیوں کر مراد ہو سکتے ہیں جبکہ یقتلون النبیین میں سب مراد نہیں۔ بلکہ مناسب مقام کے تو یہ معنے ہیں کہ آپ تمام نبیوں کی مہر ہیں۔ یعنی تمام نبیوں نے آپکی تصدیق کی ہے جیسا کہ کہا جاوے کہ یہ زمین میری جاگیر ہے اس پر بادشاہوں کی مہر ہے ان معنوں کو وضاحت کے ساتھ سورہ آل عمران میں بیان کیا ہے۔ واذ اخذ اللّٰہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسولٌ مصدقٌ لما معکم لتؤمنن بہٖ ولتنصرنہ۔ یعنے تمام نبیوں سے اقرار لیا گیا ہے کہ سب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں۔ پس تمام نبیوں نے آپ کی نبوت کی صداقت پر مہر کی ہے اس لئے آپ خاتم النبیین ہیں یا یوں کہا جاوے کہ آپ تمام نبیوں کی مہر ہیں یعنے تمام نبیوں کے مصدق ہیں جیسا کہ آیت مذکورہ میں لفظ مصدقٌ سے ظاہر ہوتا ہے اصل اس کا یہ ہے کہ لفظ خاتم کا بمعنی مصدری بطور حاصل مصدر کے یہاں پر استعمال کیا گیا ہے۔ مصدر کبھی اپنے فاعل کی طرف مضاف ہوتی ہے اور کبھی اپنے مفعول بہ کی طرف۔ مثال فاعل۔ لولا دفع اللہ الناس۔ دفع مضاف ہے طرف اللہ کی۔ مثال مفعول بہ کی وللہ علی الناس حج البیت۔ لفظ حج کا البیت کی طرف مضاف ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نبیوں کی تصدیق کرتے ہیں یہ اس صورت میں معنے ہیں کہ جب مصدر مفعول کی طرف مضاف مانیں اور دیگر نبی آپ کی تصدیق کرتے ہیں (یہ اتم) تب ہیں جبکہ مصدر فاعل کی طرف مضاف مانیں۔

اور حدیث لانبی بعدی میں بھی بہت سے احتمالات باقی ہیں جو کہ حدیث کے ان معنوں کو جو مخالفین لیتے ہیں۔ صحیح نہیں رہنے دیتے۔ اول تو یہ حدیث نصوص قرآنیہ کے خلاف ہے کیونکہ ہمارے پہلے بیان سے ظاہر ہو چکا ہے کہ نبوت کا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونا ضروری ہے۔ پھر خلاف قرآن شریف کے حدیث باجماع امت مردود ہے۔

دوسرا خیال یہ ہے کہ آیا نفی نبوت سے نفی کمال مقصود ہے یا نفی وجود۔ نفی وجود کی تو منقوض ہے کیونکہ نزول عیسیٰؑ حق ہے اور اگر نفی کمال مقصود ہے اس میں کوئی مناقشہ نہیں پھر لفظ بعدی میں بھی احتمالات قائم ہیں۔ کیونکہ بعدی کا لفظ اس بات کا مستلزم نہیں ہے کہ بعدی سے موتی مراد ہو۔ کیونکہ قبل اور بعد امور اضافیہ میں سے ہیں جبکہ دوسرے کی نسبت کے لحاظ سے معلوم ہوتے ہیں۔ کبھی تو بعدی کا لفظ "بعد موتی" پر استعمال ہوتا ہے جیسا کہ قول یعقوبؑ کا ہے ماتعبدون من بعدی۔ اور کبھی بعد مکانی پر استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ موسےؑ نے اپنی قوم کو طور سے واپس آکر فرمایا۔ بئس ما خلفتمونی من بعدی۔ مقام کے لحاظ سے اس حدیث کے یہ معنے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک کو تشریف لے جانے لگے تو حضرت علیؓ کو مدینہ پر خلیفہ کیا۔ تو حضرت علیؓ نے رو کر کے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے آپ عورتوں اور بچوں میں چھوڑ چلے ہیں تو آپ نے فرمایا کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تو مجھ سے اس مرتبہ پر ہو جو کہ ہارون کو موسیٰ سے تھا۔ مگر میرے پیچھے نبی نہیں تو اس کے یہ صاف معنے ہیں کہ میرے اس سفر پر جانے کے بعد تم خلیفہ تو ہو لیکن ہارون کی طرح نبی نہیں۔ لانبی بعدی کے متعلق جو حضرت عائشہ رضؓ کا قول ہے۔ بحار الانوار سے ہمیں دکھلانے کی ضرورت نہیں کیونکہ لانبی بعدی کی حدیث بخاری میں مروی ہے۔ بحار الانوار سے یہ بہت بڑھ کر بات ہے کہ اس کی طاقت نہیں کہ بخاری کا مقابلہ کرے اس لانبی بعدی کے مقابلہ میں میں نے بہت کچھ لکھدیا ہے لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب آپ کے ابراہیم بیٹے نے وفات پائی تو فرمایا۔ لو عاش لکان نبیاً۔ اگر جواز نبوت بعد آنحضرتؐ کے جائز نہ تھا۔ تو یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے اگر یہ بچہ زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔

سوال:

"وانہ نازلٌ"۔ وہ نازل ہوگا کا جواب اول تو یہ ہے کہ بخاری اور مسلم دونوں میں مسیح کے دو حلیئے بیان کئے گئے ہیں۔ ایک حلیہ سُرخ رنگ گھنگر والے بال دوسرا وہ مسیح جسکو دجال میں متعاقباً دیکھا ہے اس کا حلیہ بیان فرمایا ہے کہ گندم رنگ سیدھے بال۔ میانہ قد۔ یہ متفق علیہ حدیثیں کیوں کر چھوڑی جا سکتی ہیں۔ پھر جب مسیح ابن مریم ہی دو ہیں تو پہلے مسیح کو اتارنے کی کیا ضرورت ہے جہاں کہیں ایسا لفظ آئیگا اس سے مراد وہی گندمی مسیح لیا جاویگا اور ضمیر المثل عربی زبان میں اور قرآن شریف میں استعمال کی گئی ہے۔ مثال عربی زبان کی۔ اخذت درھماً ونصفہ لیا میں نے درہم اور اس کا نصف لیا یہاں پر ظاہر ہے کہ اس درہم کی طرف یہ ضمیر نہیں جا سکتی جو کہ فاعل لے چکا ہے۔ کیونکہ اس کا نصف تو اس میں داخل ہے بلکہ اس کی مثل ہی کی طرف جائیگی۔

مثال دیگر۔ شعر۔ ترکت بنی الجزیم لہم دوارٌ
اذا تمضی جماعتہم نعود (حماسہ)

چھوڑا ہے میں نے بنی جزیم کو ایسی حالت میں کہ وہ چکر کھا رہے تھے۔ جب چلی جاتی ہے ایک جماعت ان کی۔ تو لوٹتی ہے۔ یہاں جانے والی اور ہے اور لوٹنے والی اور ہے۔ حالانکہ ضمیر اگر مثل کی نہ مانیں تو چلی جانیوالی جماعت کی طرف جاتی ہے اور وہ مقصود نہیں۔ مقصود تو یہ ہے کہ اس قوم کی ایسی حالت ہو گئی کہ ایک گروہ ان کا آتا تھا اور دوسرا جاتا تھا۔

مثال قرآن شریف کی۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے اس امر کا ذکر فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل کو موسےؑ لے کر رات رات چلے گئے اور پیچھے ان کے فرعون

پڑا ہے۔ وہاں فرمایا ہے۔ اخرجناھم من جنّٰت وعیون وکنوز ومقام کریم کذالک واورثناھا بنی اسرائیل۔ یعنی فرعونیوں کو باغات چشمے جات خزانے جات اعلیٰ درجے کے مکانوں سے نکالا۔ اور ان کا وارث بنی اسرائیل کو کیا۔ حالانکہ بنی اسرائیل ملک مصر کے کبھی کسی وقت میں آج تک بادشاہ نہیں ہوئے۔ بلکہ ان کو شام کی زمین کی بادشاہت بخشی گئی جو کہ مصر کی جاہ و حشمت کا مثیل تھی۔ اور دوسری جگہ یہی فرمایا ہے ان لوگوں کا قول جو کہ غزوہ احد پر حاضر نہ ہوئے اور وہاں کے شہداء پر افسوس کیا۔ لو کان لنا من الامر شیءٌ ما قتلنا ھٰھنا۔ اگر ہمارا کچھ اختیار ہوتا تو ہم یہاں قتل نہ کئے جاتے حالانکہ جو قتل ہو چکے ہیں وہ یہ کہہ نہیں سکتے۔ غرض یہ ہے کہ قرآن شریف کے اکثر مقامات میں ضمیر مثل کو استعمال کیا ہے تمام بنی اسرائیل کے وہ واقعات جو کہ موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوئے یا ان کے بعد قریب عہد میں ہوئے۔ ان تمام واقعات کا خطاب ان یہودیوں کو کیا گیا۔ جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں مدینہ میں رہتے تھے۔ مثل کی طرف ضمیر پھیرنا یہ عرب کا عام دستور ہے اسی واسطے تو یہود نے یہ نہ کہا کہ ہم نے تو وہ معاملات نہ دیکھے نہ کئے کیوں ہم کو ان الزامات کا نشانہ بنایا جاتا ہے حالانکہ وہ کہہ سکتے تھے کہ ہم سے پہلے ہمارے بزرگوں نے جو کہ ہم سے پہلے کئی ہزار برس ہوئے ہیں ان کے یہ فعل ہیں۔ لا تزر وازرۃ وزر اخرٰی۔ ہمیں کیوں بارہا سنایا جاتا ہے۔

پس جب ہمیں نصوص قرآنیہ سے وفات مسیح اسرائیلی کا علم ہے اور یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موافق صحیحین کے دو مسیحوں کے دو حلیے بیان کئے ہیں تو پھر ہمیں مثل کی طرف ضمیر پھیرنے سے کون امر مانع ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہاں تو اصل کی طرف ضمیر پھیرنی ممکن ہی نہیں۔ پس وہ حدیث جس میں یہ آتا ہے کہ میرے مسیح کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا اور وہ وہی نازل ہونے والا ہے۔ مراد اس سے اس کا مثل ہے اور وہ حدیث جس میں قیامت کا تذکرہ ہے اس حدیث میں وہی مسیح مراد ہے جو کہ گندم گوں رنگ کا مسیح ہے جس کو کہ دجال کے مقابل میں آنحضرت نے دیکھا ہے۔

حج کے واسطے ہدایات

برادرم چوہدری حاکم علی صاحب کو حج کے سفر پر جانے کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح نے مفصلہ ذیل ہدایات فرمائیں۔ جو فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کی جاتی ہیں۔ ہندوستان جانے والا یلملم یا مدینہ سے حج کی نیت کرنے والا ذوالحلیفہ سے خوشبو لگائے۔ نہائے دو رکعت نماز پڑھے موزہ۔ پاجامہ قمیص۔ پگڑی۔ ٹوپی ایسی چیز نہ پہنے سر کو ننگا رکھے۔ لحاف اور بچھونا یا اوڑھنی یا چوغہ کو چادر کی طرح اوڑھنا جائز ہے۔

اگر پہلے حج کرنا ہو تو پہلے عمرہ کریں۔ اللھم لبیک لا شریک لک لبیک۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گندے لفظ اور جھگڑے اور شکار سے بچیں۔ رات ذی طویٰ میں رہے غسل کرے۔ اور مکہ کے اوپر کی طرف سے مکہ شہر میں داخل ہو پھر باب سلام کے ذریعہ داخل ہو۔ طواف کہ بائیں طرف رہے۔ طواف حجر اسود سے شروع کرے۔ جو دعا چاہے مانگے۔ خاص دعا نہیں جنوبی کونوں کے درمیان ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ پڑھے۔ سات پھیروں کے بعد دو رکعت نماز پڑھے پھر صفا کی طرف جائے قبلہ کی طرف منہ کرکے اللہ اکبر کہے اور بہت دعا کرے خاص دعا نہیں پھر مروہ کی طرف جائے پھر سر منڈا دے یا بال کٹا دے۔ آٹھویں تاریخ ایک احرام باندھے اور منیٰ کی طرف جائے وہاں ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء۔ اور فجر پڑھے۔ جب سورج نکل آئے ضب کے راستے سے عرفات میں جائے جہاں مسجد ہے وہاں نہائے اور وہاں ہی ظہر اور عصر پڑھے اور پھر اس میدان میں غروب آفتاب تک صرف دعا یا ذکر الٰہی کرے۔ جب سورج غروب ہو جاوے مزدلفہ میں آئے اس کی پہچان ہے وہاں روشنی بہت ہوگی وہاں مغرب عشاء جمع کرے۔ پھر صبح بہت سویرے اٹھے اور طلوع آفتاب سے پہلے منیٰ کو چلا جائے سات کنکر لگائے۔ قربانی کرے سر منڈائے یا بال کٹائے پھر مکہ کو جاوے طواف کرے احرام کھولدے پس یہ ہے جو مختصر طریق نے بتایا۔

ضروری ہدایات

اول مکہ سے کم دو تین دوست ہوشیار ساتھ ہوں (۲) جمعرات یا ہفتہ کو چلے خوب غسل کرے (۳) اونچی جگہ میں چڑھتے میں اللہ اکبر اور نیچے میں سبحان اللہ کہے (۴) قرآن کریم ضرور ساتھ ہو۔ براہین احمدیہ۔ دو رجن ہی سے لو۔ چند عربی کتابیں ہاتھ دے کے جاؤ تو مضائقہ نہیں (۵) مضبوط لوٹا۔ ڈول۔ رسی۔ سو رنگ جانماز۔ رومال۔ تولیہ۔ ٹوپیاں۔ کرتے۔ چادریں یہ سب چیزیں رنگین ہونی چاہئیں (خاکستری) دو تین جوتیاں یا چپلیاں۔ ترنگ۔ دولائی تکیہ۔ دری دو عدد۔ چار پانچ دسترخوان۔ صابون۔ کپڑا۔ ضروری چیز راوٹی دیکچے کا پاخانہ) اس کے ساتھ تھوڑی سی مینیں (کہار) اوائی نہائت ضروری ہیں) کچھ سوتلی۔ سُوا۔ سوئی۔ پنکھا۔ سونٹا۔ چھوٹی سی برچھی۔ سر دھونے کی مٹی۔ کنگھی۔ چھوٹی کلہاڑی۔ موم بتی وغیرہ جو سفر میں چلے۔ رکابیاں چولہا مزدو۔ مصالحہ۔ ادرک۔ نمک آٹو۔ کچھ ضروری دوائیں (تپ۔ قبض۔ دردوں کی۔ سر درد۔ اسہال۔ سعد اضمہ ۔ ۔ گئے۔ لیموں۔ چٹنی۔ بڑیاں۔ چاول۔ مسور کی دال۔ ارہر کی دالیں گلتی نہیں) کچھ آٹا۔ کچھ گھی عمدہ سا۔ مدینہ کی راہ کے لئے بالخصوص ضروریات۔ کچھ کھجوریں ساتھ مخفی رکھنی چاہیئے جو بدو کو بطور محبت کے علیحدہ دیوے دا کھٹے کھاتے ہیں اس سے سب بہر کے رستے میں) یاد رکھنے والی بات پونڈ ساتھ لیجائے نوٹ اور روپے سے تکلیف ہوتی ہے۔ دوانیاں بہت ہوں پیسے۔ چونی الگ رکھے ورنہ دونی کی جگہ روپیہ خرچ ہوگا یا افراتفری میں گر پڑے گی۔ ہو سکے تو تار کے لئے مختصر پتہ لاہور میں ایجنسی نقدی کا پتہ کبھی نہ دیوے۔ جہاں تک ممکن ہو ہنڈی کر دے۔ حدیث کی کتاب عمدۃ الاحکام یا بلوغ المرام ساتھ ہو۔ مکہ میں علی طالع امیر حضرت صاحب کا بہت مخلص اور مرید ہے۔ جدہ میں ابوبکر تاجر میرے واسطے ایک دعا مانگے۔ ایک تو خصوصیت سے الحمد اور ربنا اٰتنا عرض کر دے اس کے دونوں کے معنے جو اس نے دل میں رکھے ہیں وہ پورے ہو جاویں۔ بار بار ان کے اول و آخر دوستوں میں نماز و الا درود بڑی توجہ سے پڑھے۔

ضرورت زمانہ۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے قادیان کو جس قدر شیوخ دیئے ہیں بالخصوص نو مسلم وہ سب کے سب ہماری جماعت میں قابل قدر وجود ہیں ان لوگوں میں سے ایک ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بھی ہیں ماسٹر صاحب کی فیض رسان طبیعت اس بات سے خالی نہیں رہ سکتی کہ وہ اکناف عالم میں اسلام کی تبلیغ کے لئے کوئی وقت نہ نکالیں آپ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں اختیار الاسلام ہر سہ حصص تعلیم الاسلام۔ سچے مذہب کی شناخت۔ عیسائی مذہب کی حقیقت اسلام کی پہلی کتاب ناظرین دیکھ چکے ہیں۔ اب آپ نے ایک اور کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے ضرورت زمانہ۔ دو سو صفحہ کی ڈیمی کاغذ پر نہایت خوشخط سرکاری کتب کی تقطیع پر چھپوائی گئی ہے یہ تو ظاہری شکل کا حال ہے اب جو مضمون پڑھو نور علیٰ نور۔ میں ہر ایک سوال اور اس کا جواب پڑھ کر مصنف کے لئے دعا کرتا ہوں اور میرے دل و دماغ پر ایک کیفیت طاری ہوتی رہی ہے۔ سوال وہ سوال ہیں جو آجکل معرض بحث میں رہتے ہیں اور جن کی بنا پر مشن اور آریہ سکولوں کے مسلمان طلبۃ العلم گمراہ ہوتے رہتے ہیں یا کم از کم موجودہ تعلیم اور سوسائیٹیوں سے متاثر ہو کر اپنے مذہب سے جاہل رہتے ہیں یا کچھ سرو کار یا دلچسپی نہیں رکھتے۔ ماسٹر صاحب کا نہ صرف اسلامی سکولوں کے طالب علموں پر بلکہ میرے خیال میں تمام اُردو دان اسلامی دنیا (کیونکہ آخر سب کے سب بچے ہیں) پر ایک بڑا بھاری احسان ہے جس کے لئے ضروری ہے کہ ان کی اس تصنیف کی قدر دانی کی جاوے اور اسے ہاتھوں ہاتھ خرید لیا جاوے۔ مضامین کے لحاظ سے ہر ایک نہائت ہی کم قیمت ہے جو ذرا بھی گران نہیں گذرے گی۔ آپ نے اس کتاب کو عام رکھنے کے لئے کسی اندرونی مذہبی اختلاف کا ذکر نہیں کیا بلکہ صرف اصولی بحث کی ہے اور اس زمانے کے آخری نبی کی تصانیف سے بعض سوالوں کے لئے نہائت عمدہ انتخاب کیا ہے احمدیوں کے لئے تو یہ کتاب اس نقطۂ خیال سے بھی قابل قدر ہے کہ وہ اپنے امام کی اسلامی خدمات کا بہت کچھ حصہ اس میں دیکھ سکتے ہیں۔ بعض سوال مکرر آگئے ہیں گو دوسری جگہ جواب میں کچھ زیادہ معارف ہیں۔ مگر تاہم یہ امر پسندیدہ نہیں۔ ایک دو سوالوں کے جواب مثلاً نبی کریم کی صداقت کے ثبوت بہت مختصر دیے ہیں اگرچہ آنحضرت صلعم کا وجود آفتاب آمد دلیل آفتاب کا مصداق ہے لیکن پھر بھی کم از کم دس مختلف دلائل دینے چاہیئے تھیں اور اس صمصموم سوال کی لڑکوں کے لئے بہت بڑی ضرورت ہے۔ غرض آپ نے وحی والہام۔ کثرت ازدواج۔ طلاق۔ متعہ حلالہ۔ شق قمر۔ قرآن۔ نبی کی شناخت۔ جزا و سزا۔ حشر و نشر۔ قبر کے عذاب۔ سورج گرہن کی نماز۔ حج۔ قبلہ روزوں کے تقرر۔ شیطان۔ فرشتے۔ طوفان نوح۔ روح شفاعت دعا کے مسائل کو خوب کھولا ہے۔ مجھے اس بات کی سفارش میں ذرا بھی تامل نہیں کہ یہ کتاب نہ صرف تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان بلکہ دیگر اسلامی سکولوں کے دینیات کے نصاب میں رکھی جائے اور تمام اسلامی انجمنیں اس کی اشاعت و ترویج اپنا فرض سمجھیں۔ درخواست کے لئے ماسٹر عبدالرحمٰن۔ قادیان کافی ہوگا۔

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

شہادت الفرقان - مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب - قیمت ۲ر

معیار الصادقین - راستبازون کی پہچان کے اصول مسیح موعودؑ کے دعاوی کا ثبوت - قیمت ۳ر

ظہور المسیح - اکثر مخالف کتابون کے اعتراضون کے جوابات وفات مسیح اور حضرت مسیح کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے - قیمت صرف ۶ر

سر الشہادتین - مصنفہ مولانا فاضل امروہی مولوی سید محمد احسن صاحب مولانا مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کی پیشگوئی سورہ یٰسین سے قیمت صرف ار

عصمت انبیاء - ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہین - قیمت ۷ر

چشمہ مسیحی - حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہین نہین ملتی - قیمت ۳ر

آئینہ صداقت - حضرت اقدسؑ کی وفات پر نہائت عجیب رسالہ قیمت ار

مبادی الصرف - صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف حضرت امیر المومنین - قیمت ۲ر

الاختلاف - شیعون کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز مین - قیمت ۳ر

البرہان الصریح - پنجابی نظم مین دلچسپ - قیمت ار

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم - قیمت ۷ر

مور کھ سیدھ - مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہین ان کے جوابات قیمت ار

نادر موقعہ

آپ صاحبان کی سہولت و آرام کے لئے ہم نے انتظام کیا ہے کہ آپ ضلع گوجرات کا تازہ و عمدہ گھی و صابن و شربت ہر قسم و معجون دافع ضعف معدہ و باہ فی تولہ ۱۲ر دہرق دافع سنگریزہ یاقوتی و فی تولہ ۶ر و دیگر ہر قسم کے دیسی و عمدہ عمدہ مرکبات و مفردات اور ضلع گوجرات کی ساخت کے عمدہ مضبوط جوتے نہائت واجبی قیمت پر خاکسار سے منگوائین - الراقم - خاکسار پیر برکت علی احمدی کمیشن ایجنٹ رتمل منڈی کالو گجرات

جے پور کا مشہور عالم قلاقند و دیگر اشیاء

جے پور اپنے مشہور و معروف قلاقند کے لئے دور دور مشہور ہے - لوگ اسے بطور سوغات و تحائف دور دراز جگہون مین بڑے شوق سے لے جاتے ہین اس کی اعلیٰ خوبیان وہ حضرات جان سکتے ہین جنہون نے اس کا ذائقہ چکھا ہے میں احمدی بہائیون کی خدمت مین یہان سے بھیجنے کا خاص انتظام کیا ہے اگر کسی صاحب کو ضرورت و شوق ہو تو مطلع کرین ایک روپیہ مین ڈیڑھ سیر علاوہ محصول پارسل و پیکنگ نہائت اعلیٰ قسم کا روانہ ہوگا اس کے علاوہ جے پور شہر کے جانماز مین سفید و رنگین کا سامان شل گلاس جاپانی کی پیالیان و ہاتھی دانت کا سامان روانہ کیا جاتا ہے جس بہائی کو ضرورت ہو - مطلع فرما دین -

ایک تسلی بخش ذریعہ

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہین کہ پنجاب اور ہندوستان مین گجرانوالہ ہی ایک ایسا شہر ہے کہ جہان اعلیٰ درجہ کی آہنی الماریون - صندوقون اور صندوقچیون کے بہت سے کارخانہ ہین اگرچہ مین خود نہ تو لوہار ہون اور نہ یہ کام اپنے ہاتھون سے کر سکتا ہون لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونے کے باعث سے مجھے اس کے بہت سے نیک و بد سے اطلاع ہے ماسوا اس کے مالک کارخانہ بہی اچھا آدمی ہے اس لئے مین پورے وثوق سے کہہ سکتا ہون کہ اگر کسی بہائی کو آہنی الماری یا آہنی صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی سے میری معرفت مال مطلوبہ منگا لین انشاء اللہ تعالیٰ حسب خاطر مال روانہ کیا جایا کرے گا - نیز واضح ہو کہ اگر کسی صاحب کو پہلے بطور تخمینہ الماریون وغیرہ کے نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیجدین گے -

علاوہ ازین مین نے اپنی نگرانی مین صابن کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جس مین دیسی صابون اور انگریزی صابون عمدہ عمدہ قسم کے طیار ہوتے ہین جو صاحب صابون کی تجارت کرتے ہین یا کرنا چاہتے ہون وہ مجھ سے خط و کتابت سے تصفیہ کر کے فائدہ حاصل کرین -

المشتہر - حکیم محمد الدین دروازہ ویسہ سنگھ - گجرانوالہ

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑون سے لائے ہین بدن کی تمام قوتون کے واسطے یہ دوائی عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہین جس کے اجزا مخفی ہون بلکہ یہ ایک قدرتی دوا ہے جس کی تعریف طبی کتابون مین مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہین محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہین - مقوی جمیع اعضا نافع صرع مشہی طعام - قاطع بلغم و ریاح - دافع بواسیر - جذام - استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و تخمہ و غثیان و فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلس البول و سیلان منی - یبوست اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ بلکہ محیط اعظم مین یہان تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے کہ اگر انسان پورے لوازمات سے استعمال نہ کرے تو کبھی بوڑھا نہ ہو - خیر یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس مین شک نہین کہ بہت ہی مفید شے ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کرین - قیمت فی تولہ ایک روپیہ - اور دو تولہ کی قیمت عار - تولہ سے کم روانہ نہ ہوگی -

مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ - ایڈیٹر بدر

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتون مین سے آنکھین بڑی نعمت ہین اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہین - کہ عام طور پر لوگ آنکھون کی بیماریون مین مبتلا ہین نوجوانون کو دیکھو وہ بہی عینک لگائے پھرتے ہین اور ضعف نظر کی عام شکائت ہے اس لئے مین نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے - حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدیق فرمائی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بہی آپ کی تصدیق بےنظیر ہے اور علاوہ برین حضرت خلیفۃ المسیحؑ مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے - اور ممیرا حاصل کرنے کے بعد مین نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخہ کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب دے کر طیار کئے ہین اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہون اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہین اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے -

قیمت سرمہ اول قسم عا - قسم دوم عہ - قسم سوم عمر قیمت ممیرا قسم اول عہ - جس کو لوگ اڑہائی سو روپیہ فی تولہ پر فروخت کرتے ہین - قسم دوم ۔ - اگر اصلی ممیرا نہ ہو تو واپس کر کے قیمت لے لو - علاوہ ازین میرے پاس ہر قسم کی لنگی - پشاوری - زری - ریشمی سادہ - سوتی - زرد - سفید - سیاہ - بادامی - مشہدی - انسری نیکہ ٹسری (جس کو لوگ ریشمی کہتے ہین -) وغیرہ وغیرہ دو روپیہ سے لے کر بائیس روپے تک کی میرے پاس موجود ہے اور نیز کلاہ ہر قسم - زری - سادہ - پشاوری اور ٹوپی رومی بہی موجود ہے درخواست آنے پر مال بذریعہ وی پی ارسال کیا جاتا ہے - جو چیز پسند نہ ہو معقول وجہ بیان کرنے پر خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہو - لیکن محصولڈاک (خرچ آمد و رفت) بذمہ خریدار ہوگا

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور